QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں غربت کے خاتمے اور دولت کی منصفانہ تقسیم کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Poverty Alleviation and Equitable Distribution of Wealth in the Light of the Sirah of the Holy Prophet ﷺ

Amna Baigum
M.phil Islamic studies, Government College University Faisalabad, Pakistan
Email:amnamani2790@gmail.com
Dr. Mian Muhammad Ali Awais (Corresponding Author)
PhD Islamic studies, The University of Faisalabad, Pakistan
Email: mianaliawais154@gmail.com
Shamim Akhtar
PhD Islamic studies, The University of Faisalabad, Pakistan
Email: shamimakhtar44444@gmail.com

People in any state who do not have the basic necessities of food, clean water, clothing, housing and financial resources for basic health are considered as poor. In order to solve economic problems, where Islam has given orders taking into account its various points, it has also paid attention to the elimination of poverty and unemployment and their solutions through various causes and means related to these problems in the society, methods are also described. Poverty and unemployment are problems that not only hinder the development of the society but also affect the morals and beliefs of the people affected by these problems. Just as the world is suffering from problems like poverty and unemployment in the present situation, it has also been suffering from such problems before. The Prophet (PBUH) took practical steps based on Islamic teachings and orders to get out of this problem. Zakat, Sadaqah al-Fitr, Infaq fi Sabil Allah have been ordered for the eradication of poverty and distribution of wealth. This paper aims to highlight the modes and techniques through which the poverty rate can be reduced in light of the teachings of Islam at different level i.e. individual, society and government. This article has also highlighted the methods to reduce poverty and distribution of wealth. This paper recommended that Muslim Ummah should follow the teachings of the Prophet (PBUH) to economic growth and distributions of wealth.

Key words: Poverty, Islamic modes of wealth distribution, Methods to reduce poverty.

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تمہید:

بلاشبہ دورِ حاضر میں انسانیت کے اجتماعی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ غربت وافلاس ہے۔ غربت وافلاس کسی انسان کی ایسی حالت کا نام ہے جس میں اس کے پاس کم ترین معیار زندگی کے لیے ضروری اسباب ووسائل کی کمی ہو۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں ایک شخص کے پاس اتنی رقم میسر نہ ہو جس سے وہ اپنے لیے یا اپنے اہل وعیال کی بنیادی ضروریات کو پورا کر سکے۔ انسانی تاریخ کے آغاز سے ہی امیری اور غریبی کے تصورات موجود رہے ہیں۔ دولت کی غیر مساویانہ تقسیم، کمزور کے مال پر ناجائز قبضہ، امراء میں مال و دولت کی ہوس ایسی برائیاں ہیں جن کی وجہ سے غربت جنم لے رہی ہے۔ انسان کی اس فطرت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے:

كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ۝وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ۝وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا۝ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا۝[1]

"یہ بات نہیں بلکہ تم یتیموں کی عزت نہیں کرتے اور نہ ہی تم مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو اور وراثت کا سارا مال سمیٹ کر (خود ہی) کھا جاتے ہو۔ اور تم مال ودولت سے حد درجہ محبت رکھتے ہو"۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر مختلف گروہ بنائے ہیں۔ کسی کو عزت و آبرو عطا فرمائی ہے اور کسی کو مال و دولت سے نوازا ہے، لیکن اس کا مقصد یہ نہیں کہ انسان قارونی و سامراجی فکر کے زیر اثر اپنا مقصد حیات بھول جائے۔ انسانی طبقات میں یہ فرق انسان کی آزمائش کے لیے رکھا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔:

وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَآدِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ۝[2]

"اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق (کے درجات) میں فضیلت دی ہے (تاکہ وہ تمہیں حکم انفاق کے ذریعے آزمائے)، مگر جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی دولت (کے کچھ حصہ کو بھی) اپنے زیر دست لوگوں پر نہیں لوٹاتے (یعنی خرچ نہیں کرتے) حالانکہ وہ سب اس میں (بنیادی ضروریات کی حد تک) برابر ہیں، تو کیا وہ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔"

غربت کی ایک وجہ دولت کا ارتکاز ہے جس سے دولت چند ہاتھوں میں مرکوز ہو کر رہ جاتی ہے اور معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسلام نے دولت کو جمع کر کے رکھنے پر سخت مذمت کی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ-فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ[3]

"اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ"

اگر دولت مختلف طبقات میں گردش کرے گی تو اس سے نہ صرف غربت کا خاتمہ ہو گا بلکہ ریاست بھی معاشی طور پر مستحکم ہو گی۔

اسلام نے ان معاشی مسائل کو حل کرنے کے لیے اس کے مختلف پہلوؤں کو مد نظر رکھ کا احکامات دیے ہیں، وہیں فقر وفاقہ، غربت اور بے روزگاری کے خاتمے پر بھی خاص توجہ دی ہے، بلکہ ان مسائل کے پیدا ہونے سے پہلے مختلف اسباب و ذرائع سے ان کے حل کے

[1] Al-Fajr, 17–20
[2] Al-Naḥl, 16–17.
[3] Al-Tawbah, 9:34.

طریقے بھی بتائے ہیں۔ غربت اور بے روزگاری نہ صرف معاشرے کی ترقی میں رکاوٹ بنتے ہیں بلکہ اس سے افراد کے عقائد بھی متاثر ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسی پہلو پر رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا: " كَادَ الْفَقْرُ اَن يَكُونَ كُفْراً" ممکن ہے کہ غریبی تمہیں کُفر میں مبتلا کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کثرت سے فقر و فاقہ اور کفر سے حفاظت کے لیے دعا فرمایا کرتے، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ[4] (اے اللہ میں کفر، محتاجی اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔ جس طرح موجودہ حالات میں دنیا غربت کا شکار ہے اس سے پہلے بھی دنیا اس طرح کے مسائل سے دوچار رہی ہے۔

غربت کے خاتمے کے لیے نبی کریم ﷺ کی حکمت عملی:

نبی کریم ﷺ نے غربت و بے روزگاری کے اس مسئلے سے نکلنے کے لیے اسلامی تعلیمات پر مبنی عملی اقدامات کیے تھے۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ کو مختلف کام کرنے اور سابقہ انبیاء کرامؑ کی طرح صنعتی کاموں کو اپنانے کی تلقین کرتے تھے۔ ہجرت مدینہ کے ابتدائی دنوں میں مدینہ کی معیشت کا انحصار یہودیوں کے سودی کاروبار پر تھا جیسا کہ آج بھی دنیا کی معیشت کا انحصار سودی کاروبار پر ہے۔[5] مدینہ کی معیشت یہودیوں کے زیر اثر ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین کو یہودیوں کے ساتھ کاروبار کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ انصار مدینہ سے فرمایا کہ اپنے مہاجر بھائیوں کی مدد کرو۔ اس طرح تاریخ میں ایک سنہرا باب رقم کیا گیا اور جب معاشرے کے افراد مکمل طور پر باہمی تعاون کے ذریعے بغیر سود کے قرضوں پر معیشت کو قائم کرنے لگ گئے تو آپ ﷺ نے سود کو مکمل حرام قرار دے کر اس کو ختم کر دیا تا کہ معاشرہ اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہے۔ کیونکہ سود پر مضبوط اور مستحکم معاشی نظام کی بنیادیں قائم نہیں کی جا سکتی تھیں۔ سودی بنیاد پر کھڑا معاشی نظام معیشت کے اصولوں کے خلاف ہے اس لیے کہ وہ معاشرے کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔ سود غریب کو غریب تر بناتا ہے اور امیر کو امیر تر۔ جس کے نتیجے میں طبقاتی فرق پیدا ہوتا ہے جو باعث ہلاکت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سات گناہوں سے بچو جو تباہ کر دینے والے ہیں۔ صحابی کرام رضی اللہ عنھما نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ان سات میں سے یہ بھی دو ارشاد فرمائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور سود کھانا۔[6]

اس طرح بہت سی احادیثِ کریمہ میں ناحق مال کھانے کی شدید مذمت کی اور ارشاد فرمایا: ملعون ہے وہ شخص جس نے کسی مومن کو نقصان پہنچایا یا دھوکا دیا۔[7]

معاشی اصولوں کے مطابق غربت سے نمٹنے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

---

[4]Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ashʿath al-Sijistānī, Al-Sunan, Kitāb al-Adab, Bāb: Mā Yaqūl Idhā Aṣbaḥ, Ḥadīth No. 5092.

[5] Muhammad Asghar Shahzad and Hafiz Muhammad Shariq, “Prohibition of Interest in the Quran, Bible and Vedas,” Mujallah Taleem-o-Tahqeeq, Islamabad, Vol. 1, Issue 2–3 (Special Edition on Islamic Banking & Finance), Center for Education and Research Islamabad, https://ssrn.com/abstract=3461305.

[6]Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar al-Musnad min Ḥadīth Rasūl Allāh wa Sunnatihi Ayyāmihi, Kitāb al-Buyūʿ, Bāb: Kasb al-Rajul wa ʿAmaluh, Ḥadīth No. 2042.

[7]Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, Al-Sunan, Kitāb al-Birr wa al-Ṣilah, Bāb: Mā Jāʾa fī al-Khiyānah wa al-Ghashsh, Ḥadīth No. 1941.

۱۔روز گار کے مواقع

۲۔مالی وسائل کی فراہمی

۳۔افراطِ زر پر قابو پانا

۴۔دوسروں کے مال پر ناجائز قبضہ نہ کرنا

نبی کریم ﷺ نے مدینہ پہنچ کر مذکورہ بالا امور پر اپنی اختیار کردہ درج ذیل حکمتِ عملی کے ذریعے عملی رہنمائی فرمائی اور تعلیم دی کہ ان اصولوں کو کسی بھی معاشی نظام میں کیسے برتا جاسکتا ہے اور غربت کے خاتمے کے لیے کیسے حکمتِ عملی اختیار کی جاسکتی ہے:

- آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو مختلف مواقع پر محنت و مزدوری کی طرف راغب کیا اور اپنا عملی کردار پیش کیا۔روز گار کے مواقع فراہم کرنے کے لیے مسلمانوں کے ایک الگ بازار قائم کیا۔[8] بازار کے قیام کے ساتھ ساتھ تجارتی اصول مقرر کیے۔ مثلاً قیمتوں میں مصنوعی اضافے کی روک تھام کے لیے ذخیرہ اندوزی پر پابندی لگائی [9]۔ لین دین میں دھوکہ اور فریب سے منع فرمایا۔[10] سچائی اور امانت کے ساتھ تجارت کرنے والے کا شمار قیامت کے دن شہداء کے ساتھ بیان فرمایا۔[11] ناجائز کمانے سے روکا اور قیمتوں میں کمی رکھنے والے کو مجاہد فی سبیل اللہ کہا۔[12] اس سلسلے کی متعدد ہدایات و احکامات کتبِ احادیث و فقہ میں خرید و فروخت کے ابواب کے ضمن میں دی گئی ہیں۔
- تاریخ کا سنہری باب مواخات کی صورت میں قائم کیا اور اس طرح مہاجرین کے لیے مالی وسائل کی فراہمی کو آسان اور ممکن بنایا۔
- تیسری حکمت عملی کے مطابق سود کو حرام قرار دے کر زر کو گردش میں رکھا اور افراطِ زر کے مسئلے پر قابو رکھا۔
- لوگوں کو آپس میں ایک دوسری کا مال ناجائز طریقے سے کھانے سے منع فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں جن کے لیے اللہ پاک نے لازم کر دیا ہے کہ انہیں جنت میں داخل میں نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ شرابی، سود خور، ناحق یتیم کا مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔[13]

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَأْكُلُوٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ[14]

اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔

---

[8] Al-Ḥākim, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh, Al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn, Kitāb al-Buyūʿ, Ḥadīth No. 2167.

[9] Aḥmad ibn Ḥanbal, Abū ʿAbd Allāh, Al-Musnad, Musnad Abī Hurayrah (ra), Ḥadīth No. 8617.

[10] Ibn Abī Shaybah, Abū Bakr ʿAbd Allāh ibn Muḥammad, Al-Muṣannaf, Kitāb al-Buyūʿ wa al-Aqḍiyah, Mā Dhukira fī al-Ghashsh, Ḥadīth No. 1

[11] Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī, Al-Sunan, Bāb: al-Ḥubb ʿalā al-Makāsib, Ḥadīth No. 2139.

[12] Al-Ḥākim, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh, Al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn, Kitāb al-Buyūʿ, Ḥadīth No. 2167.

[13] Al-Ḥākim, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh, Al-Mustadrak ʿalā al-Ṣaḥīḥayn, Kitāb al-Buyūʿ, Ḥadīth No. 2307.

[14] Al-Nisāʾ, 4:29.

اسی طرح ناجائز مال کھانے والوں کو سخت وعید سنائی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا[15]

بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

غربت کے خاتمے کے ممکنہ حل سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ وہ ہر شعبہ میں انسانوں کی مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام جس طرح کسبِ معاش کے جائز طریقے بیان کرتا ہے اسی طرح جائز طریقے سے خرچ کرنے کی بھی رہنمائی کرتا ہے۔ غربت کے خاتمے کے لیے ہمارے لیے سب سے بہترین نمونہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ہیں۔ سیرت طیبہ ﷺ کے مطالعے سے غربت کے خاتمے لے لیے جو اصول ملتے ہیں ان کی بنیادی تقسیمات دو طرح کی ہیں: اول "**انفرادی سطح**" اور دوم "**اجتماعی سطح**"۔ انفرادی سطح کا مطلب یہ ہے کہ افراد ایک دوسرے کی مدد کریں جیسے کہ زکوٰۃ، صدقات، انفاق کا سلسلہ ہے جبکہ اجتماعی سطح سے مراد ایسے اقدامات ہیں جو کہ ریاستی سطح پر کیے جائیں۔

انفرادی سطح کے اقدامات:

- **زکوٰۃ وصدقات**

زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ اسلام چونکہ دین فطرت اور فلاح کا دین ہے اس لیے اس نے اپنے منصوبہ حیات میں صرف دولت کے خرچ اور تقسیم پر بھی خصوصی توجہ دی ہے اور اعتدال و توازن کی راہ سے اس کی ایسی مناسب حد بندی کی ہے کہ یہ انفرادی اور اجتماعی ہر پہلو سے انسان کی بھلائی کر سکے۔ کسی کے پاس مال جمع ہو جائے اور وہ ضرورتِ اصلیہ سے زائد ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی اور اس کے علاوہ اونٹ، گائے، بھینس، بکری اور گھوڑے کا نصاب تفصیل سے بیان فرما دیا تا کہ مال و دولت محدود ہاتھوں میں نہ رہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَۙ

جو ایمان رکھتے ہیں غیب پر اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں زکوٰۃ کے حکم کو نافذ کیا اور فرمایا: **ان اللہ فرض علیھم زکاۃ من اموالھم وترد علی فقرائھم**"[16] (اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض قرار دی ہے جو ان کے سرمایہ داروں سے لی جائے گی (جو صاحب نصاب ہوں گے) اور انہیں کے فقیروں میں تقسیم کر دی جائے گی)۔

صدقات الفطر بھی زکوٰۃ کی ایک قسم ہے جو شوال کی پہلی تاریخ کو عید کے دن ہر صاحبِ نصاب پر اس کی جانب سے نکالنا واجب ہوتی ہے۔ اس کے وجوب کی حکمت یہ ہے کہ مالدار افراد کے ساتھ غرباء بھی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ اس کے علاوہ مال خرچ کرنے

[15] Al-Nisā', 4:10.

[16] Al-Bukhārī, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʻīl, Al-Jāmiʻ al-Ṣaḥīḥ al-Mukhtaṣar, Kitāb al-Zakāh, Bāb: Lā Tu'khadh Karā'im Amwāl al-Nās fī al-Ṣadaqah, Ḥadīth No. 1458.

یعنی صدقات کی دو قسمیں ہیں: ایک صدقات واجبہ اور دوم صدقات نافلہ۔ ان میں سے ایک قسم فرض اور دوسری قسم صدقہ و خیرات کے زمرے میں آتی ہے۔

صدقات واجبہ: زکوٰۃ اور صدقہ فطر کے علاوہ بھی بعض مواقع ایسے آتے ہیں جب مالداروں پر اپنے سرمایہ کا لگانا واجب ہوتا ہے۔ جیسے جہاد اور رفاہِ عامہ کے مواقع۔ اس طرح بعض ہنگامی صورتحال جیسے طوفان، زلزلہ اور قحط سالی کے وقت سرمایہ داروں کا اپنی دولت خرچ کرنا واجب ہے۔ عشر بھی اس میں شامل ہے۔

صدقات نافلہ: اس سے مراد وہ تمام صدقات و خیرات ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے اللہ ی راہ میں خرچ کیے جائیں۔ تقسیم دولت اور سرمایہ کاری کی روک تھام میں صدقاتِ نافلہ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس میں وہ تمام طریقے شامل ہیں جن سے غریبوں کی مدد ہو سکے، لینے والا خواہ مالدار ہو یا غریب خاندان کا فرد یا اجنبی۔ اگر پریشان حال ہو تو اجر و ثواب کی نیت سے اس پر خرچ کرنا صدقاتِ نافلہ میں شامل ہے۔

والدین اور اولاد کا نفقہ:

ایک شخص کے مال و دولت میں سے پہلا حق اس کی ذات کا ہوتا ہے۔ لیکن اپنے اہل خانہ اور دیگر زیر کفالت افراد کی روزمرہ ضروریات کو پورا کرنا بھی واجب ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَامُ عَلَىٰ كَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى "[17]

"اے ابن آدم اپنی دولت راہ خدا میں خرچ کرو تمہارے لیے بہتر ہے اور اس کا روکے رکھنا تمہارے لیے برا ہے اور گزارے کی مقدار رکھنے پر کوئی ملامت نہیں ہے، سب سے پہلے ان پر خرچ کرو جن کے تم کفیل ہو اور جن کی ذمہ داری تم پر ہے۔"

ہبہ:

جائیداد اور مال و دولت کی تقسیم میں قانون ہبہ کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے ذریعے ایک مالدار شخص اپنا مال دوسرے کی ملکیت میں دے دیتا ہے۔ فقراء اور مساکین کو ان کی تکمیل کے لیے کوئی مال ہبہ کیا جائے تو اس میں تقسیم دولت اور اجر و ثواب شامل ہے۔

وصیت:

تقسیم دولت کے کئی طریقوں میں سے ایک طریقہ وصیت بھی ہے۔ شریعت نے ایک تہائی مال کی وصیت کرنے کا اختیار دیا ہے۔ شریعت اسلامیہ نے انسان کو ترغیب دی ہے کہ اجر کوئی اپنے رشتہ داروں میں سے کسی کو مدد کا مستحق سمجھتا ہے تو اس کے لیے اپنے مال میں سے ایک تہائی وصیت کر جائے۔

[17] Al-Qushayrī, Abū al-Ḥasan Muslim ibn al-Ḥajjāj, Al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Zakāh, Bāb: Bayān anna al-Yad al-ʻUlyā Khayr min al-Yad al-Suflā wa anna al-Yad al-ʻUlyā Hiya al-Munfiqah wa al-Suflā Hiya al-Ākhidhah, Ḥadīth No. 2388.

اجتماعی سطح کے اقدامات:

اجتماعی سطح کے اقدامات سے مراد ایسے اقدامات ہیں جو کہ حکومتی سطح پر کیے جانے چاہییں، اس کے علاوہ معاشرے میں سماجی فلاح و بہبود کی خاطر غیر ریاستی سطح پر بھی اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ غربت و بے روزگاری کے خاتمے کے لیے بھیک اور گداگری کی بجائے محنت مزدوری کے ساتھ ایسے مختلف طریقے اختیار کیے جانے چاہییں جن سے غرباء اور نادار افراد کو باعزت روزگار حاصل ہو سکیں۔

قرض حسنہ:

قرض کے لغوی معنی کاٹنے کے ہیں، یعنی اپنے مال سے کچھ مال نکال کر کسی دوسرے کو دینا۔ قرآنِ مجید کی اصطلاح میں قرضِ حسنہ کا ایک مطلب یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ کئی گنا کر کے لوٹاتے ہیں۔ محتاج لوگوں کی مدد کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی رضا کی خاطر جو مال غریبوں، یتیموں اور مسکینوں پر خرچ کیا جاتا ہے، اللہ اس میں کئی گنا برکت ڈال دیتا ہے۔ کبھی ظاہری طور پر، کبھی معنوی ع روحانی طور پر اس میں برکت ڈال دیتا ہے اور آخرت میں یقیناً اس میں اضافہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ[18]

ہے کوئی جو اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اس قرض کو بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

قرآم مجید میں ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے: کہ تم اللہ کو قرض حسنہ دیتے رہو تو یقین رکھو کہ میں تمہاری برائیاں تم سے دور کر دوں گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ قرآں مجید میں دیگر مقامات پر قرض کی حوصلہ افزائی کے لیے ارشاد گرامی نازل ہوئے۔[19]

قرض حسنہ کی دوسری صورت یہ ہے کہ حکومتی سطح پر مستحق افراد کو بوقتِ ضرورت مخصوص مدت کے لیے رقم مہیا کی جائے اور قرض کی اس رقم پر کسی قسم کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ قرض حسنہ کے ذریعے کاروبار کے لیے چھوٹے قرضے فراہم کیے جاسکتے ہیں۔

حکومتی اراضی سے تعاون:

غربت کے حل کے سلسلے میں حکومتی اراضی سے تعاون لیا جا سکتا ہے۔ زمین اور اس پر تمام اشیاء اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں، انسان اس میں صرف ایک خلیفہ ہونے کی حیثیت سے تصرف کرتا ہے۔ اسی طرح حکومتی اراضی سے کچھ حصہ (خواہ زمین ہو یا معدنیات) بعض مستحق افراد کو دی جاسکتی ہے بشرطیکہ یہ پہلے کسی کی ملکیت نہ ہو اس کو اراضی اقطاع کہا جاتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسے لوگوں کی ملکیت میں دے کر اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور معشیت کو فروغ دیا جائے تاکہ غربت کا خاتمہ ہو سکے۔

---

[18] Al-Baqarah, 2:245.

[19] Al-Māʾidah, 5:12., 20. Al-Ḥadīd, 57:11., 21. Al-Ḥadīd, 57:18., 22. Al-Taghābun, 64:17., 23. Al-Muzzammil, 73:20.

حاصل کلام:

غربت ایک عالمی مسئلہ ہے جو کہ دن بدن بڑھ رہی ہے۔ بہت سے ممالک غربت و بے روزگاری سے دوچار ہیں جن میں پاکستان بھی سر فہرست ہے۔ اس پر قابو پانا ملک کے استحکام کے لیے ضروری ہے۔ ایک اسلامی فلاحی ریاست کا قیام اور ترقی اس وقت ہی ممکن ہے جب معاشرہ پر امن ہو اور ملک کے افراد کو خوشحال روزگار مہیا ہوں۔ دوسری صورت میں بے روزگاری اور غربت کے مارے افراد ملک دشمن عناصر کے ہاتھوں میں استعمال ہو کر ملک کا امن و سکون برباد کر سکتے ہیں۔

غربت میں کمی اور اس کے حل کا راستہ غریبوں کے معاشی مواقع پیدا کرنے، انہیں با اختیار بنانے اور ان کی بھلائی کے لیے کیے جانے والے اقدامات مضمر ہیں۔ جو لوگ غریب اور معذوت ہوں، کمانے کے قابل نہ ہوں ان کی امداد زکوٰۃ، صدقات اور خیرات سے کی جائے۔ اس لے علاوہ وصیت اور ہبہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف جو لوگ کمانے کی صلاحیت اور اہلیت رکھتے ہوں اور ان کے پاس کوئی ذریعہ نہ ہو تو ان کی صلاحیت کو دیکھتے ہوئے قرض حسنہ کے ذریعے ان کی مدد کی جا سکتی ہے۔ اس سے نہ صرف مدد ہو گی بلکہ وہ باعزت روزگار کمانے کے قابل ہو جائیں گے اور اسطرح مفلسی اور بے روزگاری کو بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے اقدامات کیے جانے چاہییں جو ملکی ترقی کو فروغ دیں جیسے کہ:

- ملک کے معاشی پالیسی ساز اداروں اور افراد کو اسلام کے معاشی اصولوں کی بنیاد پر ملکی معیشت کی پالیسیاں بنانے کی ضرورت ہے۔
- حکومت کو زکوٰۃ و عشر کے نظام کو بہتر بنانا چاہیے۔
- اوقاف کے محکمے کو بہتر بنانا چاہیے اور اس کے ذریعے غربت کے خاتمے کے لیے معاشی وسائل پیدا کر کے غریبوں کے لیے مہیا کیے جائیں۔
- انفارمیشن ٹیکنالوجی کے مختلف کورسز کے ذریعے نوجوانوں کی صلاحیتوں میں اضافہ کیا جائے اور پھر ان کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں
- چھوٹے درجے کے کاروبار کو ترقی دینے کے لیے عملی حکمت عملی اختیار کرنا ضروری ہے۔
- جو زمینیں حکومت کی ملکیت میں ہیں غربت کے خاتمے کے لیے ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔
- بنکوں اور مالیاتی اداروں کو چاہیے کہ بلا سود قرضے فراہم کریں تاکہ معیشت کو فروغ دیا جا سکے۔